286

مسلمان
اسلام کی کسوٹی پر

مسلمانوں کے زوال و انحطاط۔ اور موجودہ حالت پر
اسلامی نقطہ نظر سے تفصیلی تبصرہ

مؤلف

مولانا سید نذیر الحق میرٹھی

مکتبہ فلاح انسانیت کراچی ۱

سود خوار اور اجارہ دار بن کر اللہ کے بندوں کو اپنا بندہ بنا رکھا ہے۔ بندگان خدا پر طاقتور مسند انسانوں نے اپنی خداوندی قائم کر رکھی ہے یہ دیکھکر آپ فلاح انسانیت کے درد سے بے تاب ہوگئے دنوں کا چین اور راتوں کی نیند رخصت ہوگئی۔ سوچ بچار میں پڑگئے کہ ان حیوان نما انسانوں کو کیونکر حقیقی معنوں میں انسان بنائیں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ کہ کیا کریں آبادیوں سے نفرت ہوگئی۔ گوشہ نشینی تنہائی اور خاموشی اختیار کر لی۔ بالآخر فطرت نے رہنمائی کی اور ضمیر نے پکارا آپ کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ آپ اپنی ذاتی عقل و سمجھ سے انسانوں کے لئے کوئی ضابطہ حیات سوچیں۔ جس کی یہ مخلوق ہے۔ وہ آپ ان کی ہدایت و رہنمائی کی فکر کرے گا۔ ان کو نجات و کامرانی اور خیر و سعادت کا راستہ بتلائے گا۔ اور ان کے لئے کوئی ہدایت نامہ بھیجیگا۔

یہ خیال آتے ہی اپنے فرمانروائے کائنات کی طرف رجوع کیا۔ غار حرا میں اسی سے آس اور لو لگا کر بیٹھ گئے اور وہاں سے اس وقت اٹھے جب کہ خالق ارض و سما کی طرف سے نزول وحی۔ عالمگیر ہدایت و رہنمائی اور کامل و مکمل ضابطہ حیات کا پیغام مل گیا۔

Marfat.com

نزولِ قرآن اور اسلامی تمدّن کی بنیاد

قرآن نے اسلامی تمدن کی بنیاد توحید، نبوت آخرت اور سادگی، زہد و قناعت اور تدین و خدا پرستی پر رکھی اور تئیس سال کی مدت میں نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں بنی نوع انسان کو ایک مکمل ضابطۂ حیات مل گیا۔ قرآن پاک نے گذشتہ سماوی مذاہب کی تمام صداقتوں۔ حقیقتوں اور صحیح اصولوں کو اپنے اندر سمیٹ لیا۔ اور انسانوں کو تمام پچھلی کتابوں سے بے نیاز کر دیا۔

نزولِ قرآن کے ساتھ ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کی تعمیر و تاسیس شروع کر دی۔ حقیقت کے متلاشی اور سعادت مند انسان آپ کی دعوت توحید پر آپ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ حق کی آواز نے حق کے طلبگاروں کو قرآن کی طرف کھینچا اور صاحب قرآن کے قدموں میں ڈالنا شروع کر دیا ساتھ ہی زہرہ گداز مصائب و آلام اور آزمائش و ابتلاء کی بھٹی بھی سلگا دی تاکہ حق کی طرف

Marfat.com

جو بھی آئے سوچ سمجھکر آئے اور پھر آزمائش
کی بھٹی میں پڑکر جاہلیت اور نفاق کے کھوٹ
سے پاک ہو جائے۔ دل و دماغ اور جسم سب
چیزیں پاک و صاف ہو جائیں۔ اور اُن
میں ہر قسم کی قوت و توانائی اور طہارت و
پاکیزگی پیدا ہو جائے۔ چنانچہ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کے تعلیم و تزکیہ نے صحابہؓ
کی ایک مقدس جماعت پیدا کر دی۔

آپ نے ایک طرف تو فلسفہ اخلاق
تزکیہ روح۔ پاکیزگی حیات۔ الٰہیات، معاد
قانون معاشرت اور اصول تمدن کے ایسے
ایسے اسرار و رموز عرب کے بدوؤں کو بتلائے
کہ وہ آسمان ہدایت کے روشن ستارے
بن گئے۔ اسلام کے سانچہ میں ڈھل کر ایمان
و اخلاق کا اعلیٰ نمونہ دنیا کو دکھا دیا۔ اُن
اللہ والوں کو صاحب قرآن نے زندگی کے
وہ وہ حقائق بتلائے جو کسی حکیم کسی فلسفی،
کسی مفنن اور کسی مفکر و مدبر کے وہم و گمان
میں بھی نہ گذرے تھے۔ دوسری طرف جہالت
و وحشت، ظلم و جور، خوں ریزی و سفاکی میں
مبتلا اور فسق و فجور میں ڈوبی ہوئی قوم کو ایمان
و عمل صالح کی وہ پاکیزہ و بلند روح عطا فرمائی

جس نے دفعتہ ان کی کایا پلٹ دی۔

اللہ تعالےٰ نے صحابہ رض کو ان کے ایمان وعمل صالح کے نتیجہ میں وہ ساری نعمتیں بخشیں جو اُن سے پہلے تمام اقوام کو ملی تھیں۔ ان کے علاوہ وہ نعمتیں بھی عطا کیں جو اب تک کسی قوم کو نہ ملی تھیں۔ یعنی اکمال دین اور اتمام نعمت۔ ان کو سارے عالم کی امامت کا منصب عطا کیا اور ان کے سر پر خیر الامم کا تاج رکھا۔ صحابہ رض کی جماعت با اصول اور زندہ جماعت کی حیثیت سے اُٹھی اور اپنی سچائی حقانیت اور پاکیزگی سے قیامت تک کے لئے اپنے زندہ کارنامے چھوڑ گئی۔ تاکہ مسلمانوں کی نسلیں اُن سے زندگی کی حرارت حاصل کرتی رہیں اور ان کو اسلام کی صراطِ مستقیم بتلاتی رہیں۔

عہد نبوت اور خلافت راشدہ کا زمانہ وہ مبارک ومسعود زمانہ تھا کہ ایک ایک فرد اطاعت الٰہی اور جہاد فی سبیل اللہ کے نشہ سے سرشار تھا۔ سعادت وبرکات کی زندہ تصویر، خودداری ووقار کی یادگار۔ ایثار وقربانی کا پیکر۔ قوت حق کا نمونہ اور اخوت اسلامیہ کا بے مثال مجسمہ تھا۔ وہ اپنی مثال خود آپ ہی تھے۔ طاغوتی طاقتیں اُن سے لرزہ براندام تھیں۔

Marfat.com

حالانکہ وہ بے سروسامان تھے۔ محض ایمان و
عمل صالح کی قوت و برکت سے تمام قوتیں
اور شوکتیں ان کے قدموں میں آ پڑیں۔ تخت و تاج
اور دولت و اقبال نے آگے بڑھ کر ان کا استقبال
کیا اور فوز و فلاح ان کی زندگی کا طرۂ امتیاز بنگئی۔
صحابہؓ کی زندگی نے بتلا دیا کہ اسلام کے
دامنِ رحمت میں صرف نعمائے جنت ہی نہیں
بلکہ دنیوی ترقیاں، کامرانیاں اور مادی برکتیں
بھی ہیں۔ قوانین الٰہیہ کی کامل اطاعت سے
دنیا بھی ملتی ہے۔ اور آخرت بھی۔ شرط صرف
یہ ہے کہ مدعیان اسلام صحابہ کی طرح ایک
زندہ اور با اصول جماعت کی طرح اسلام
کے اصولِ حیات اور مسلک زندگی کا سچا
عشق و یقین اور بے مثال جذبۂ جان نثاری پیدا
کریں۔ اور اللہ کی راہ میں جان و مال قربان کرنے
کے لئے شیار ہو جائیں۔

یہ دورِ سعادت صحابہ، تابعین اور تبع
تابعین تک چلا۔ اگرچہ عہدِ عثمانی سے
زوال شروع ہو گیا تھا۔ لیکن عہدِ صدیقی
اور عہدِ فاروقی کی برکتیں ساتھ ساتھ چلتی
رہیں۔ جب خلافت کی جگہ نامراد ملوکیت آگئی

Marfat.com

تو مسلمانوں سے اسلام کا اجتماعی مسلک اور نصب العین رخصت ہو گیا۔ اور اجزائے دین باقی رہ گئے۔ جو آج تک باقی ہیں۔ مگر صدیوں کی مہلک غلط فہمیوں کے پردوں میں ملفوف ہیں۔

مسلمان بادشاہوں، علمائے سوء اور پیران ریاکار تینوں نے اسلام کے عقائد و افکار، مقاصد و کلیات اور حقائق و تعلیمات کو بگاڑا۔ دوسری قوموں کی تقلید و پیروی سے نئے نئے عقیدے اور فرقے پیدا کئے اور شرک و بدعت کا بازار گرم کر دیا۔ اور آج مسلمانانِ عالم کی جو حالت ہے۔ وہ دنیا کے سامنے ہے

Marfat.com

ملوکِ جبابرہ، علماء سوء اور پیرانِ ریاکار پر جو صحیح کڑی، بے لاگ اور شدید تنقید حضرت امام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔ اس کی مثال ان سے پہلے کے مصنفین میں نہیں ملتی۔ آپ نے مجددانہ بصیرت اور مجاہدانہ استقامت کے ساتھ ان تینوں طبقوں کی گمراہیوں کو بےنقاب کیا اور ان پر وہ سخت تنقید کی جس نے ان کی امامت و پیشوائی کو منہدم کر کے رکھ دیا۔ اگر ان مقدسین کے متعلق میں کچھ عرض کروں کہ انھوں نے خلق خدا کو کس کس طرح بگاڑا اور لوگوں کو حقیقی اسلام سے محروم کیا تو یہ بہت بڑی گستاخی سمجھی جائے گی۔ اس لئے بہتر اور مناسب یہ ہے کہ میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی کی تنقید پیش کر دوں تاکہ بھولے بھالے مسلمان اپنے آپ کو ان کے پنجۂ عقیدت سے بچانے کی کوشش کریں۔

Marfat.com

مصنوعی اور گمراہ کن پیشوائی کا انہدام

حضرت امام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ آپ مجدد اعظم تھے اور مجددین میں آپ ایک نمایاں و ممتاز خصوصیت کے مالک ہیں۔ اس لئے کہ آپ نے تمام جاہلی خرابیوں اور گمراہیوں سے اسلام کو الگ کرکے اسکو ایک مکمل نظام حیات کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ مسلمانوں کی تاریخ کو اسلام کی تاریخ سے الگ کیا۔ اسلام اور مسلمانوں کے اصولی فرق کو واضح کیا۔ اسلامی حقائق کو غلط تعبیرات و تاویلات کے گرد و غبار سے پاک کرکے چمکایا ایک ایک زمانہ کے فتنوں کی نشاندہی کی۔ اُن جاہلی خرابیوں کا قلع قمع کیا جو مسلمانوں کے عقائد، افکار، علوم، اخلاق تمدن اور سیاست میں انکو اصل اسلام سے دور کرتی جارہی تھیں۔ تقلید جامد کی زنجیروں کو توڑا اور روح اجتہاد کو زندہ کیا۔ آپ فرماتے ہیں۔

ارکان اسلام کی اقامت میں کتور خیانت ہوگئی۔ حضرت عثمان رضہ کے بعد کسی زمانہ والے حج قائم نہیں کیا۔ بلکہ ہمیشہ اپنے نائب ہی مقرر

کرکے بھیجتے رہے۔ حالانکہ اقامت حج خلافت کے لوازم میں سے ہے۔ جس طرح تخت پر بیٹھنا تاج پہننا اور شاہان گذشتہ کی شہ نشین میں بیٹھنا قیصر و کسریٰ کے لئے علامت بادشاہی تھا اسی طرح حج خود اپنی امارت میں قائم کرنا اسلام میں علامت خلافت ہے۔

فرماتے ہیں:

ان لوگوں کی حکومت مجوسیوں کی حکومت کے مانند رہی ہے۔ بس فرق یہ ہے۔ کہ یہ نماز پڑھتے اور کلمہ شہادت زبان سے ادا کرتے رہے۔

بادشاہوں کا یوں احترام کرکے آپ ایک ایک گروہ کو پکارتے اور انکو اُن کی گمراہیاں بتلاتے اور انکو دعوت اصلاح دیتے ہیں:

میں ان پیرزادوں سے جو کسی استحقاق کے بغیر باپ دادا کی گدیوں پر بیٹھے ہیں۔ کہتا ہوں کہ یہ کیا دھڑے بندیاں تم نے کر رکھی ہیں۔؟ کیوں تم میں سے ہر ایک اپنے طریقہ پر چل رہا ہے۔ اور کیوں اس طریقہ کو سب نے چھوڑ رکھا ہے۔ جسے اللہ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اتارا تھا؟ تم میں سے ہر ایک امام بن بیٹھا ہے۔ اپنی طرف لوگوں کو بلا رہا ہے۔ اور اپنے آپ کو ہادی و مہدی سمجھتا ہے۔ حالانکہ وہ ضال و مضل ہے۔ ہم ہرگز ان لوگوں سے راضی نہیں

ہیں جو دنیا کے فوائد کی خاطر لوگوں سے بیعت لیتے ہیں۔ یا اس لئے علم حاصل کرتے ہیں۔ کہ اغراض دنیوی حاصل کریں یا لوگوں کو اپنی طرف دعوت دیتے ہیں اور اپنی خواہشات نفس کی اطاعت ان سے کراتے ہیں۔ یہ سب رہزن ہیں۔ دجال ہیں۔ کذاب ہیں۔ خود بھی دھوکہ میں ہیں اور دوسروں کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں۔

میں ان طالبان علم سے کہتا ہوں جو اپنے آپ کو علماء کہتے ہیں کہ بے وقوفو! تم یونانیوں کے علوم اور صرف و نحو و معانی میں پھنس گئے اور سمجھے کہ علم اس کا نام ہے۔ حالانکہ علم تو کتاب اللہ کی محکم آیت یا وہ سنت ہے جو رسول سے ثابت ہے۔

میں ان متقشف واعظوں، عابدوں اور خانقاہ نشینوں سے کہتا ہوں کہ اے زہد کے مدعیو! تم ہر وادی میں بھٹک نکلے اور ہر رطب و یابس کو لے بیٹھے تم نے لوگوں کو موضوعات اور اباطیل کی طرف بلایا تم نے خلق خدا پر زندگی کا دائرہ تنگ کر دیا حالانکہ تم فراخی کے لئے مامور تھے نہ کہ تنگی کے لئے تم نے مغلوب الحال عشاق کی باتوں کو اپنا مدار علمیہ بنا لیا ہے۔ حالانکہ یہ چیزیں پھیلانے کی نہیں لپیٹ کر رکھ دینے کی ہیں۔

میں تمہارے سے کہتا ہوں کہ تمہیں خدا کا خوف نہیں آتا۔ تم نفس کی لذتوں کی طلب میں مستغرق ہو گئے اور رعیت کو چھوڑ دیا کہ ایک دوسرے کو کھا جائے علانیہ شرابیں پی جا رہی ہیں۔ اور تم نہیں روکتے۔ زناکاری، شراب خوری اور قمار بازی کے اڈے برسر عام بن گئے ہیں۔ اور تم ان کا انسداد نہیں کرتے۔ اس عظیم الشان ملک میں مدتہائے دراز سے کوئی حد شرعی نہیں لگائی گئی۔ جس کو تم ضعیف پاتے ہو اسی کو کھا جاتے ہو۔ اور جسے قوی پاتے ہو اُسے چھوڑ دیتے ہو۔ کھانوں کی لذت، عورتوں کے ناز و انداز۔ کپڑوں اور مکانوں کی لطافت۔ بس یہ چیزیں ہیں جن میں تم ڈوب گئے ہو کبھی خدا کا خیال تمہیں نہیں آتا۔

میں ان فوجی آدمیوں سے کہتا ہوں کہ تم کو تو اللہ نے جہاد کے لئے۔ اعلائے کلمۂ حق کے لئے۔ شرک و اہل شرک کا زور توڑنے کے لئے بنایا تھا۔ اسکو چھوڑ کر تم نے گھوڑ سواری اور ہتھیار بندی کو پیشہ بنا لیا اب جہاد کی نیت اور قصد سے تمہارے دل خالی ہیں۔ پیسہ کمانے کے لئے سپاہی گری کا پیشہ کرتے ہو۔ بھنگ اور شراب پیتے ہو۔ داڑھیاں منڈاتے اور مونچھیں بڑھاتے ہو۔ بندگان خدا پر ظلم ڈھاتے ہو اور تمہیں کبھی اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی

کہ حرام کی روٹی کما رہے ہو۔ یا حلال کی۔
میں ان اہل حرفہ اور عوام سے کہتا ہوں
کہ تم میں سے امانت و دیانت رخصت ہو گئی ہے۔
اپنے رب کی عبادت سے تم غافل ہو گئے
ہو۔ اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے لگے ہو۔
تم غیر اللہ کے لئے قربانیاں کرتے ہو۔ مزار
صاحب اور رسالدار صاحب کی قبروں کا
حج کرتے ہو۔ یہ تمہارے بدترین افعال ہیں۔
تم میں سے جو کوئی خوش حال ہو جاتا ہے۔ وہ
اپنے لباس اور کھانے پر اتنا خرچ کرتا
ہے کہ اس کی آمدنی اس کے لئے کافی نہیں ہوتی
اور اہل وعیال کی حق تلفی کرنی پڑتی ہے۔ یا پھر
وہ شراب نوشی اور کرایہ کی عورتوں میں اپنی معاش
اور معاد دونوں کو ضائع کرتا ہے۔

پھر میں مسلمانوں کی تمام جماعتوں کو عام خطاب
کرکے کہتا ہوں کہ اے بنی آدم! تمہارے اخلاق
کھو دیئے۔ تم پر تنگ دلی چھا گئی اور شیطان
تمہارا محافظ بن گیا۔ عورتیں مردوں پر حاوی ہو گئی
ہیں۔ اور مردوں نے عورتوں کو ذلیل بنا رکھا ہے۔ حرام
میں تمہیں مزا آتا ہے۔ اور حلال تمہارے لئے
بدمزہ بن گیا ہے۔ اے بنی آدم! تم نے ایسی فاسد
رسمیں اختیار کر لی ہیں۔ جن سے دین متغیر ہو گیا ہے

Marfat.com

مثلاً روز عاشوراء کو تم جمع ہو کر باطل حرکات کرتے ہو۔ ایک جماعت نے اس دن کو ماتم کا دن بنا رکھا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ سب دن اللہ کے ہیں۔ اور سارے حوادث اللہ کی مشیت سے ہوتے ہیں۔ اگر حسین رضی اللہ عنہ اس روز شہید کئے گئے تو اور کونسا دن ہے۔ جس میں کسی محبوب خدا کی موت واقع نہ ہوئی ہے۔ کچھ لوگوں نے اس دن کو کھیل تماشوں کا دن بنایا ہے۔ اور کچھ دوسرے لوگوں نے اسے مذہبی مناسک کا دن بنا رکھا ہے۔ پھر تم شب برات میں جاہل قوموں کی طرح کھیل تماشے کرتے ہو۔ اور تم میں سے ایک گروہ کا یہ خیال ہے کہ اس روز مُردوں کو کثرت سے کھانا بھیجنا چاہیئے مگر تم سچے ہو تو اپنے اس خیال اور ان حرکات کے لئے کوئی دلیل لاؤ پھر تم نے ایسی رسمیں بنا رکھی ہیں۔ جن سے تمہاری زندگی تنگ ہو رہی ہے۔ مثلاً شادیوں میں فضول خرچی۔ طلاق کو ممنوع بنا لینا۔ بیوہ عورت کو بٹھا رکھنا۔ اس قسم کی رسموں میں تم اپنے مال اور اپنی زندگیوں کو خراب کر رہے ہو۔ اور ہدایت صالحہ کو تم نے چھوڑ دیا ہے حالانکہ بہتر یہ تھا کہ ان رسموں کو چھوڑ کر اسلامی طریقے پر چلتے جس میں سہولت تھی نہ کہ تنگی۔

Marfat.com

ایک تفہیم میں فرماتے ہیں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ کہ تم مسلمان بھی آخر کار اپنے سے پہلے کی امتوں کے طریقے اختیار کر لوگے۔ اور جہاں جہاں انہوں نے قدم رکھا ہے وہاں تم بھی قدم رکھوگے حتےٰ کہ وہ اگر کسی گوہ کے بل میں گھسے ہیں تو تم بھی اُن کے پیچھے جاؤگے۔
صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی امتوں سے آپ کی مراد یہود و نصاریٰ ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اور کون۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔
منصب تجدید کی حقیقت۔ از حضرت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر۱
شاہ صاحب نے بگڑی ہوئی امت کا پورا پورا اور صحیح و مکمل نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ اس سے آپ بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ بادشاہوں۔ علماء سوء اور پیران ریاکار نے مسلمانوں کو کس کس طرح بگاڑا۔ یہ بھی خود ہی اندازہ لگا لیجئے کہ جب حضرت شاہ صاحب کے زمانہ میں مسلمانوں کا یہ حال تھا تو اب کا کیا حال ہوگا۔ یہ فساد و بگاڑ بڑھتا ہی چلا گیا۔ جو حالت ہے وہ ظاہر ہے۔
انشاء اللہ اس کتاب کے دوسرے حصہ میں، میں تفصیل کے ساتھ بتاؤں گا کہ یہ فساد و بگاڑ کیسے رونما ہوا؟

Marfat.com

مسلمان اسلام کی کسوٹی پر

مسلمانوں کے زوال و انحطاط۔ اور موجودہ حالت پر
اسلامی نقطہ نظر سے تفصیلی تبصرہ

مؤلف

مولانا سید نذیر الحق میرٹھی

مکتبہ فلاح انسانیت کراچی ۱